اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

” دین کی ضروری باتیں“ (part 01a)[1]

01 ”اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے“

ایک بزرگ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں، میں تین (3) سال کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھا تو دیکھا کہ ماموں نماز پڑھ رہے ہیں، ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا، کیا تُو اُس اللہ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا: میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا، جب رات سونے لگو تو دل میں تین (3) مرتبہ کہو: اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھتا ہے اللہ پاک میرا گواہ ہے۔

پھر میں اسی طرح دل میں پڑھتا اور ان کو بتاتا تو وہ پڑھنے کی تعداد (number) بڑھاتے گئے۔ جب ایک (1) سال گزر گیا تو میرے ماموں جان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے مرنے تک ہمیشہ پڑھتے رَہنا اِنۡ شَاءَ اللّٰہ! یہ تمہیں دنیا اور آخِرت (یعنی قبر اور قیامت) میں فائدہ دے گا۔ پھر میں کئی سال اکیلے میں (in private) یہ پڑھتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے میرا نام لے کر فرمایا، اے سَہۡل! اللہ پاک جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی (disobedience) کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔

اس واقعے کو بتانے والے یہ بھی لکھتے ہیں: یہ اتنے بڑے بزرگ بن گئے کہ اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے پچیس (25) دن میں ایک مرتبہ کھانا کھاتے اور باقی ساری زندگی (rest of his life) نمک (salt)

---

(1) والدین کو چاہیے کہ خود بھی پڑھیں اور اگر صلاحیت ہو تو اپنے بچوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنی عالم / سُنی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fess دینا پڑے لیکن عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں کہ دینی عقائد سکھانے میں غلطیاں ہونے کا بہت امکان ہے)۔

www.farzuloom.net

کھائے بغیر زندہ رہے حالانکہ زندہ رہنے کے لیے کچھ نہ کچھ نمک کھانا ضروری ہے۔(فیضان سنت جلد اول ص ۵۶ بتغیر)

اس حکایت سے ہمیں یہ درس (lesson) ملا کہ ہمیں پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے اور جس نے ہمیں پیدا کیا وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کررہے ہیں، وہ ہمیں دیکھ رہا ہے، سنتا ہے، جانتا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کا جو بھی حکم ہو اسے مانیں اور جس کام سے اس نے روکا ہے وہ کام ہرگز نہ کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ **اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے۔** جب یہ بات ہر وقت ذہن میں رہے گی تو ان شاء اللہ! ہمیں گناہوں سے بچنے میں مدد ملے گی۔

---

02 "خوفِ خدا سے رونے والا بچہ"

حضرت عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں بصرہ (شہر) کی گلیوں سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک بچے کو بہت زیادہ روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: بیٹا کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا: جہنّم (یعنی دوزخ) کے ڈر سے۔ میں نے کہا: بیٹا! تم چھوٹے سے ہو پھر بھی جہنّم سے ڈرتے ہو؟ وہ کہنے لگا: میں نے دیکھا ہے کہ میری امّی جان جب آگ جلاتی ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیاں جلاتی ہیں، پھر بڑی۔ میں نے پوچھا: امّی جان! آپ پہلے چھوٹی لکڑیاں کیوں جلاتی ہیں اور بڑی لکڑیاں بعد میں جلاتی ہیں؟ امّی جان نے کہا: **میرے بچے! چھوٹی لکڑیاں ہی بڑی لکڑیوں کو جلاتی ہیں۔** بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔ (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنّم میں پہلے چھوٹوں سے آگ جلائی جائے (ignite) پھر بڑوں کو ڈالا جائے) میں نے اس لڑکے سے کہا: بیٹے! کیا تم میرے ساتھ رہو گے تاکہ تم ایسا علم سیکھ جاؤ جو تمہیں فائدہ دے؟ اس نے کہا: ایک شرط (condition) پر۔ میں نے کہا: وہ کیا؟ وہ بولا: اگر مجھے بھوک لگے تو آپ مجھے کھانا کھلائیں گے، مجھے پیاس لگی تو آپ مجھے پانی پلائیں گے، اگر مجھ سے غلطی ہو جائے تو آپ مجھے معاف فرما دیں گے اور اگر میں مر جاؤں تو آپ مجھے زندہ کریں گے۔ میں نے اسے کہا: میرے بیٹے! یہ سب کام تو میں نہیں کرسکتا۔ تو اس نے کہا: پھر مجھے چھوڑ دیجئے، اس لئے کہ میں اس کے دروازے پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں جو یہ سارے کام کرسکتا ہے (یعنی اللہ پاک)۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص: ۲۶۴)

اس سچے واقعے سے یہ پتا چلا کہ اللہ پاک کا خوف ہونے کے لیے جوان (young) یا بوڑھا (old man)

www.farzuloom.net

ہوناضروری نہیں، کم عمری میں بھی اللہ پاک یہ دولت نصیب فرمادیتا ہے، دوسری بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ بھوک مٹانے کے لیے کھانا دینا، پیاس بجھانے کے لیے پانی دینا، بار بار گناہ کرکے معافی مانگنے پر اپنے بندے کو معاف کر دینا اور انسان کو زندگی دینا یہ اللہ پاک کی قدرت (power) میں ہے وہی پیدا کرنے والا ہے اور وہی قیامت کے دن دوبارہ زندہ بھی کرے گا، اللہ پاک کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہ ہمیشہ سے ہے اور اس نے ہمیشہ رہنا ہے، جو کچھ بھی ہم دیکھتے ہیں سب اسی کا بنایا ہوا (made) ہے۔

----

03 "اللہ پاک سب کا مالک ہے"

{} اللہ ایک ہے {} اُس کا کوئی شریک نہیں {} اُس کے علاوہ (except) کسی کی عبادت نہیں ہو سکتی {} نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کسی کا بیٹا {} اس کی کوئی بیوی بھی نہیں ہے {} کوئی بھی کسی بھی طرح اللہ کے برابر نہیں ہو سکتا {} اللہ پاک میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں، وہ تمام خوبیوں (یعنی اچھائیوں) کا مالک ہے {} اُسے کسی کی ضرورت نہیں، بلکہ ساری کائنات (دنیا، آسمان میں جو بھی ہے، سب) اس کی محتاج (needy) ہے {} وہ ہماری طرح سونے جاگنے (sleeping and waking) سے بھی پاک ہے {} وہ تھکتا (tired) بھی نہیں ہے {} ہمارا اور تمام جہان (universe) کا پیدا کرنے والا وہی ہے تمام جہان کا نظام (system) اسی کی قدرت و اختیار (control) میں ہے {} اللہ پاک ہمیشہ سے ہے، یعنی جب کچھ بھی نہیں تھا تب بھی اللہ پاک تھا {} اور اللہ پاک ہمیشہ رہے گا، یعنی جب سب کو موت آجائے گی تب بھی اللہ پاک ہو گا {} اللہ پاک خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے {} جسے جب چاہے زندہ کر دے اور جب چاہے موت دے دے {} وہ بڑی طاقت والا ہے، جو چاہے کر سکتا ہے {} وہ ہر کسی کی پکار اور آواز کو سن لیتا ہے، چیونٹی کے چلنے اور مچھر کے پروں (mosquito wings) کی آواز بھی سنتا ہے {} کوئی بھی چیز اس سے چھپی ہوئی (hidden) نہیں، چاہے چھوٹی ہو یا بڑی، دور ہو یا قریب، اندھیرے میں ہو یا روشنی میں {} وہ ہر چیز جانتا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے سب اُس کے علم میں ہے، کوئی ذرّہ (particle) بھی اُس سے چھپا ہوا نہیں ہے {} ہر

چیز اُس کے اختیار (یعنی طاقت) میں ہے، جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے {} اس کی دی ہو طاقت کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا، وہ نہ چاہے تو کوئی ایک پتّہ بھی نہیں ہِلا سکتا {} وہی اکیلا ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے، ہر چھوٹی بڑی چیز اُسی نے پیدا کی ہے {} تمام مخلوق (یعنی دنیا آسمان میں جو بھی ہے، سب) کو وہی رزق دیتا ہے اور وہی سب کو پالتا ہے {} تمام آسمانی کتابیں اور قرآن کریم اللہ کا کلام ہے {} انسان کو سننے کے لیے کان اور دیکھنے کے لیے آنکھ بلکہ روشنی بھی چاہیے لیکن اللہ پاک کو سننے کے لئے کان کی ضرورت نہیں اسی طرح اللہ پاک کو دیکھنے کے لئے آنکھ اور روشنی کی بھی ضرورت نہیں ہے {} وہ جسم (ہاتھ، پاؤں وغیرہ) اور جگہ (اوپر، نیچے، سیدھی طرف، اُلٹی طرف ہونے) سے پاک ہے، اِس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ " اللہ اوپر ہے" (ملخص از ہمارا اسلام، ص ۴۶ تا ۴۸) {} اللہ پاک اپنے علم اور قدرت کے لحاظ سے ہمارے گلے کے بھی قریب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۱۸، ۱۹ ماخوذاً)

---

04 "سب سے پہلے نبوت پانے والے"

اللہ پاک کے حکم سے جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام جنّت سے زمین پر تشریف لائے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بہت فکر تھی کہ کس طرح اللہ پاک کو راضی کیا جائے؟ (حالانکہ نبی گناہوں سے ایسے پاک ہوتے ہیں کہ ان سے گناہ ہوتے ہی نہیں) پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو یاد آیا کہ جب میں پیدا (born) ہوا تھا، اُس وقت میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو لکھا ہوا تھا:

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ترجمہ:) اللہ پاک کے علاوہ (except) کسی کی بھی عبادت نہیں ہو سکتی، محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں۔

اسی وقت حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے سمجھ لیا تھا کہ جو مرتبہ (rank) اللہ پاک نے (اپنے محبوب (beloved) حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو دیا ہے وہ کسی اور کو نہیں ملا کہ اللہ پاک نے ان کا نام اپنے مبارک نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ہمارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام کے

www.farzuloom.net

ساتھ یوں دعا فرمائی:

اے اللہ! تو نے اپنے خاص بندے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جو مرتبہ (rank) اور عزّت دی ہے اُس کے صدقے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ کو معاف کر دے۔ یہ دعا کرتے ہی اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول فرمائی۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، پ ۱، البقرۃ: ۳۷)

اِس روایت سے یہ پتا چلا کہ سب سے پہلے انسان اور دنیا میں سب سے پہلے تشریف لانے والے اللہ پاک کے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب پیدا ہوئے تو لکھا ہوا دیکھا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جس سے پتا چلا کہ دنیا کے بننے اور حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے سے پہلے بھی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نبی ہونا بتا دیا گیا تھا۔ بلکہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی: یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! آپ کو نبی کب بنایا گیا؟ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام روح اور جسم کے درمیان تھے (یعنی ابھی پیدا (born) نہیں ہوئے تھے)۔ (مسند امام احمد، حدیث میسرۃ الفجر، ۷/ ۳۵۰، حدیث: ۲۰۶۱۹، بدون بعض الفاظ)

----

05 ”درخت چل کر آگیا“

ایک مرتبہ کہیں جاتے ہوئے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پردہ کرنے کی ضرورت ہوئی مگر کہیں کوئی پردہ کرنے کی جگہ (place to cover) نظر نہیں آئی لیکن اُس میدان میں دو (2) درخت نظر آئے جو ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک درخت کی شاخ (branch of tree) کو پکڑ کر چلنے کا حکم (order) دیا تو وہ درخت اس طرح آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا جس طرح اونٹ چلتا ہے پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دوسرے درخت کو بھی چلنے کا اشارہ (hint) فرمایا تو وہ بھی چل پڑا اور دونوں

درخت ایک دوسرے سے مل گئے اور آپ نے ان دو درختوں سے پردے کی جگہ(place to cover) بنالی۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حکم دیا تو وہ دونوں درخت زمین پر چلنے لگے اور اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔ (شرح الزرقانی علی المواہب،ج۶،ص۵۲۰)

اس حدیثِ پاک سے پتا چلا کہ درخت (اور سب چیزیں) اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بات مانتے ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جو فرماتے ہیں، وہ کام درخت بھی کرتے ہیں پھر بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے لیے دنیا کا سامان جمع نہیں کیا بلکہ اپنی پوری زندگی ا للہ پاک کو خوش اور راضی کرنے والے کاموں میں گزاری۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنی زندگی اللہ پاک اور اسکے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو خوش اور راضی کرنے والے کاموں میں گزاریں۔

----

06 ”ہمارے نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ“

{} اللہ پاک نے سب سے پہلے ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ”نبی“ کا مرتبہ (rank) دیا اگرچہ دنیا میں سب سے پہلے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے {} آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تمام انسانوں، جِنّات بلکہ ساری مخلوق (all creatures) کے نبی ہیں {} آپ کو اللہ پاک نے جو بھی اَحکامات (یعنی دین کی باتیں) پہنچانے کا حکم دیا تھا آپ نے وہ سب (جیسے تھے ویسے ہی) اُمّت (یعنی لوگوں) تک پہنچا دیئے، اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی {} آپ معصوم ہیں، یعنی آپ سے گناہ ہو ہی نہیں سکتے {} آپ ہر اُس بات سے پاک ہیں جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں {} اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر قرآنِ کریم نازِل فرمایا (یعنی اُتارا) {} اللہ پاک نے آپ کو غیب یعنی چھپی ہوئی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ یعنی زمین اور آسمان کا ہر ذرّہ (particle) آپ کے سامنے ظاہر ہے {} آپ کی تعظیم (respect) کرنا فرضِ عَین یعنی ہر ہر مسلمان پر لازِم اور دین کا اہم فرض ہے {} اللہ پاک نے جو کچھ پیدا کیا ہے آپ اُن سب سے افضل (یعنی بڑے مرتبے (rank) والے)

ہیں {} آپ اللہ پاک کے سب نبیوں کے سردار ہیں {} آپ اپنے مزار میں اُسی طرح زندہ(alive)ہیں جس طرح دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں اور جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں {} آپ ساری مخلوق(all creatures) کے لئے رَحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو بہت ہی زیادہ مہربان(رحم کرنے والے۔kind)ہیں {} آپ اللہ پاک کے آخری نبی ہیں، آپ کی زندگی میں کوئی اور نبی نہیں آیا اور آپ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی قیامت تک کسی طرح کا کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جو کہ اللہ پاک کے سچّے نبی ہیں، زندہ ہیں، آسمان پر ہیں۔ یہ قیامت سے پہلے دوبارہ(again) تشریف لائیں گے مگر اِنجیل شریف(جو کتاب اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل فرمائی(یعنی اُتاری) تھی، اُس) کی تعلیمات(teachings) نہیں دیں گے بلکہ دینِ اسلام ہی کی تعلیمات عام کریں گے۔

----

07 ”اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت(حکم ماننا)، ہر حال(condition)میں ضروری ہے“

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف تشریف لائے اور انہیں آواز دی: اے اُبَی! حضرت اُبَی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دیکھا لیکن کوئی جواب نہ دیا، پھر مختصر(short) نماز پڑھ کر نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ“ رسولِ اکرم نے فرمایا: ”وَعَلَیْکَ السَّلَامُ“ اے اُبَی! جب میں نے تمہیں آواز دی تھی تو جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ نہیں ملا کہ(ترجمہ Translation): اے ایمان والو! اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔(ترجمہ کنز الایمان)(پ۹، انفال:۲۴) عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ ! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ(next time) ایسا نہ ہو

گا۔(ترمذی،کتاب فضائل القراٰن،۴/۴۰۰،الحدیث:۲۸۸۴)

اس روایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت ہر حال میں لازم اور ضروری ہے یہاں تک کہ جس کو آپ بلائیں وہ نماز پڑھ رہا تو اسے نماز چھوڑ کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پاس حاضر ہونا ضروری ہے، کام مکمل کر کے جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے شروع کر لے۔اس واقعے سے دوسرا سبق یہ ملا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمْ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت(obedience) کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے کہ جب حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ کو پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس فرمایا کہ میرے بلانے پر نماز بھی چھوڑ سکتے ہو تو جواب میں آپ نے آئندہ(next time) حاضر ہونے کا پکا ارادہ(intention) کر لیا۔

---

08 ”جنّت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ساتھ“

حضرت رَبیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خادِم تھے، فرماتے ہیں کہ میں رات کو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر رہا کرتا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وضو وغیرہ کے لیے پانی لایا کرتا تھا، ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کرم فرمایا اور مجھ سے فرمایا: (اے ربیعہ!) مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! میں جنّت میں آپ کا ساتھ (یعنی جنّت میں آپ کے قریب جگہ) مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کی: بس یہی (کافی (enough) ہے)۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تو پھر سجدوں کی کثرت (یعنی نفل نماز زیادہ پڑھ) کر اپنے اس معاملے میں میری مدد کرو۔ (مسلم، کتاب الصلاۃ، ص ۲۵۲، الحدیث: ۲۲۶(۴۸۹))

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے　　سو(100) سوالوں سے یہی ایک(1) سوال اچھا ہے

اس حدیثِ مُبارک سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ شان معلوم ہوئی کہ اللہ پاک نے نبیِّ کریم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دنیا کے تمام خزانے عطا فرما دیئے آپ جس کو جو چاہیں عطا فرمائیں، خود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں (treasures of the earth) کی چابیاں (keys) دی گئی ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، الحدیث: ۶۴۲۶، ص ۵۴۰) اسی طرح اللہ پاک نے آپ کو جنّت کا بھی مالک بنایا ہے، جبھی تو آپ نے حضرت ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: جو چاہو مانگ لو۔ **اس حکایت سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ** صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اختیارات (authorities) جانتے تھے کہ آپ دنیا کی نعمتیں اور جنّت دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

---

09 ”میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان“

{} اللہ پاک نے جتنے کمال (خوبیاں، اچھائیاں) زمین و آسمان والوں کو دیے وہ سب کے سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی دیے بلکہ ان کے علاوہ بہت سی ایسی خوبیاں (یعنی اچھائیاں) بھی عطا فرمائیں جو کسی اور کو نہیں ملیں {} آپ کو اللہ پاک نے دین کے تمام مسائل پر (authority) اختیار عطا فرمایا ہے یعنی جسے جو آسانی دینا چاہیں، دے سکتے ہیں مثلاً مردوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننا حرام ہونے کے باوجود دو (2) صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو اس کی اجازت دے دی (بخاری، ج ۴، ص ۶۱، حدیث: ۵۸۳۹) {} چاہیں تو کسی پر فرض معاف کر دیں۔ مثلاً آپ نے ایک شخص کو روزانہ پانچ (5) کی جگہ (2) نمازیں پڑھنے کی اجازت دے دی (مسند احمد، ج ۷، ص ۲۸۳، حدیث: ۲۰۳۰۹) {} اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ (authority) اختیار بھی دیا کہ جس چیز کو چاہیں، کسی پر فرض اور لازم فرما دیں حالانکہ وہ عام شخص پر لازم نہ ہو، اسی طرح جو عام لوگوں کے لیے جائز ہے، جس جس کے لیے چاہیں، اُس کام کو ناجائز فرما دیں۔ مثلاً عام آدمی ایک وقت میں چار (4) شادیاں کر سکتا ہے، لیکن خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی موجودگی میں حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لیے حرام ہو گیا کہ (وہ

دوسری شادی کریں کہ) یہ جناب فاطمہ کی تکلیف کا سبب تھا اور آپ کی تکلیف حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تکلیف کا سبب ہے۔(مراۃ شرح مشکوۃ جلد ۸، ص:۳۸۰ ملخصاً) {} آپ جسے جو چیز دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ پاک عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم (distribute) کرتا ہوں (صحیح بخاری کتاب الاعتصام مطبوعہ کراچی ۲/ ۱۰۸۷) {} اللہ کریم کی طرف سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ملے ہوئے خصوصی اختیارات (special authorities) میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو جنّت اور دنیا کی تمام زمین کا مالک بنادیا گیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جسے چاہیں جنّت عطا فرمادیں، جیسے حضرت ربیعہ کے مانگنے پر جنّت دے دی (مسلم، کتاب الصلاۃ، ص ۲۵۲، الحدیث: ۴۸۹، ۲۲۶) حضور جنّت کی زمین میں سے جتنی چاہیں جسے چاہیں عطا فرمادیں تو دنیا کی زمین کی کیا حیثیت (status)؟ (فتاوی رضویہ، ج ۱۴، ص ۶۶۷ ملخصاً) یعنی چاہیں تو دنیا کی جو نعمت جسے چاہیں، دے دیں۔

----

10 ”نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سب سے بڑھ کر محبت“

مکہ مکرمہ فتح ہونے سے پہلے مشہور صحابی حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو غیر مسلموں نے پکڑ لیا۔ حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حرم (مکّہ پاک کا کچھ حصّہ اور اس کے علاوہ کچھ علاقے) سے باہر لے جایا گیا، تو ابوسفیان نے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) ان سے پوچھا: زید! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم پسند کرتے ہو کہ اس وقت ہمارے پاس تمہاری جگہ محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہوں اور ہم ان کو شہید کریں اور تم آرام اور سکون سے اپنے گھر والوں کے ساتھ رہو۔ حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جواب دیا: اللہ پاک کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ حضور جہاں کہیں بھی ہیں ان کو ایک کانٹا (thorn) بھی چبھے اور میں آرام و سکون سے اپنے گھر میں رہوں۔ یہ سن کر ابوسفیان کہنے لگے کہ میں نے ایسا کہیں نہیں دیکھا کہ کسی سے ایسی محبت کی جاتی ہو، جیسی محبت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ ان سے کرتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کر دیا گیا۔

(شرح الشفاء، ج ۲، ص ۴۴)

اس سچے واقعے سے یہ پتا چلا کہ صحابۂ کرام پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے اپنی ہر ہر چیز سے زیادہ محبت کرتے تھے یہاں تک کہ پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے لیے اپنی جان بھی دے دیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی محبت ایمان کا معیار (standard) ہے بلکہ ایمان اسی محبّت کا نام ہے کہ جب تک آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں اور ہر چیز سے زیادہ نہ ہو آدمی مکمل اور صحیح مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے صحابۂ کرام کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچے (trouble ہو) یہاں تک آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو ایک کانٹا چبھ جائے یہ بھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کو پسند نہیں تھا۔

----

11 "اُنگلیوں سے پانی نکل آیا"

ایک مرتبہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم چودہ سو (1400) صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے مکّے شریف گئے۔ غیر مسلم ایک فوج لے کر آگئے اور مکّے شریف میں آنے سے پہلے ہی مسلمانوں کو روک دیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وہاں رُک گئے۔ یہاں پانی بہت کم تھا، ایک ہی کنواں (well) تھا اور اُس کا پانی بھی ختم ہو گیا۔ جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کو پیاس زیادہ لگی تو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ایک برتن میں اپنا مبارک ہاتھ ڈال دیا اور آپ کی پاک انگلیوں سے پانی کے چشمے (springs) جاری ہو گئے یعنی بہت زیادہ پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ پھر یہ پانی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس کنویں (well) میں ڈالا جس میں پانی نہیں تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے جس پانی سے وضو کیا تھا، وہ پانی اور اپنا ایک تیر بھی اسی کنویں میں ڈال دیا تو اُس کنویں میں اتنا پانی ہو گیا کہ سب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اپنے لیے اور اپنے جانوروں کے لیے اس

کنویں سے کئی دن تک پانی لیتے رہے۔(بخاری،کتاب المغازی،ج۳،ص۶۹،۶۸،حدیث:۴۱۵۰،۴۱۵۲ملتقطاً۔الکامل فی التاریخ،ج۲،ص۸۷،۸۶،ملتقطاً۔سیرتِ مصطفےٰ،ص۳۴۷ملتقطاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح لکھتے ہیں: سب پانیوں میں سب سے افضل پانی وہ ہے کہ جو پیارے آقا، مدینے والے مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انگلیوں سے نکلا۔(فتاوی رضویہ، ج۳، ص۲۴۵)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بہت طاقت دی ہے کہ آپ جو چاہیں کرسکتے ہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی اُمّت (nation) پر بہت رحم کرنے والے ہیں۔

----

12 "اللہ پاک کے محبوب (beloved) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم"

{} ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنا مالک اور خود کو آپ کا غلام (slave) سمجھے {} آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جیسا نہ کوئی تھا، نہ ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ کسی کا بھی آپ جیسا ہونا ممکن نہیں {} اللہ پاک نے آپ کو "اپنا سب سے بڑا محبوب (beloved) ہونے" کا مرتبہ (rank) دیا ہے (یعنی ویسے تو سارے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام ہی اللہ پاک کے پیارے ہیں لیکن اللہ پاک کو ساری مخلوق (all creatures) میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ پسند اور محبوب (beloved) کوئی نہیں) {} اللہ پاک نے آپ کو رات کے تھوڑے سے حصّے میں معراج کروائی یعنی پہلے مکّہ سے بیتُ المقدّس (مسجد اقصیٰ، فلسطین) تک اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کروائی، اُس کے بعد نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اللہ پاک کو دیکھا اور اللہ پاک سے بغیر کسی واسطے کے (یعنی direct) بات کرنے کی سعادت حاصل کی {} اللہ پاک نے آپ کو "شفاعتِ کُبریٰ" کا منصب

بھی عطا فرمایا ہے کہ جب تک قیامت کے دن آپ شفاعت (یعنی گناہوں سے معافی وغیرہ کی سفارش) نہیں کریں گے کوئی اور کسی کی شفاعت نہیں کر سکے گا{} آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبّت ایمان کے لیے ضروری ہے یعنی آپ کی محبت کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا {} جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو، آدمی کامل مسلمان نہیں ہو سکتا{} آپ کا حکم ماننا در اصل (یعنی حقیقت میں) اللہ پاک کا حکم ماننا ہے (کہ اللہ پاک نے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی باتوں کو ماننے کا حکم دیا ہے){} آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے (passing away) کے بعد بھی آپ کی تعظیم (respect) ویسے ہی لازم اور ضروری ہے جیسے آپ کی ظاہری زندگی میں لازم تھی{} آپ کی کسی بھی بات، یا کام یا حالت وغیرہ کو نفرت یا ناپسندیدگی سے دیکھنا (a look of contempt or hatred) کفر ہے۔ ایسا دیکھنے والا شخص کافر ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ص۲۹ تا ۸۵، ملخصاً)